

## حلاوت ایمان

(مسلم، رقم ۴۳)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ  
بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ  
يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ  
اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَفَ فِي النَّارِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں  
جس آدمی میں ہوں گی، وہ ان سے ایمان کی حلاوت پالے گا۔ ایک وہ جسے اللہ اور اس کے رسول ان  
کے سوا ہر چیز سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی آدمی سے اللہ ہی کی خاطر محبت کرے۔ تیسرے یہ  
کہ وہ کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح وہ اس کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال  
دیا جائے، جبکہ اللہ نے اسے آگ سے نکال دیا ہے۔“

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ  
فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّ إِلَّا لِلَّهِ. مَنْ كَانَ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں جس آدمی میں ہوں گی، وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا۔ وہ جو کسی آدمی سے اللہ ہی کی خاطر محبت کرے۔ وہ جسے اللہ اور اس کے رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ وہ جسے آگ میں ڈال دیا جانا کفر میں لوٹنے سے زیادہ پسند ہو، جبکہ اللہ نے اسے آگ سے نجات دی ہے۔“

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اس فرق کے ساتھ بھی بیان کی ہے کہ اس میں ’یرجع فی الکفر‘ (وہ کفر میں لوٹ جائے) کے بجائے، ’یرجع یهودیا او نصرانیا‘ (وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے) کے الفاظ آئے ہیں۔“

## لغوی مباحث

ثلاث: ثلاث من کن فیہ میں ثلاث، مبتدا ہے اور باقی جملہ اس کی خبر ہے۔ مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر تخصیص کا کوئی پہلو موجود ہو تو نکرہ بھی مبتدا ہو سکتا ہے۔ اس تخصیص کی متعدد صورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نکرہ کا مضاف الیہ حذف ہو۔ جیسے یہاں ’خصال‘ محذوف ہے۔

حلاوة الإیمان: ’حلاوة‘ کے لغوی معنی مٹھاس کے ہیں۔ مٹھاس اصل میں ایک حسی شے ہے، جیسے گڑ یا شہد کی مٹھاس۔ ایمان کے ساتھ حلاوت کے استعمال سے اس کا دل و دماغ کے لیے مرغوب ہونے کا پہلو واضح ہوتا ہے۔

طعم الإیمان: ’طعم‘ کا لفظ اردو کے لفظ ذائقہ کا مترادف ہے۔ یہاں ’طعم الإیمان‘ سے ایمان کی لذتیں مراد ہیں۔ جس طرح مادی چیزوں میں مرغوبات ہوتی ہیں، اسی طرح معنوی چیزوں میں بھی مرغوبات ہوتی

ہیں۔ یہاں یہ تعبیر ایمان کی اسی مرغوبیت کو پیش نظر رکھ کر اختیار کی گئی ہے۔

## معنی

اس روایت میں حلاوت ایمان پالینے کے تین باطنی مظاہر بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ ہماری کسی بھی آدمی سے محبت صرف اللہ کی خاطر ہو۔ دوسرا یہ کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول دوسری ہر چیز اور ہر تعلق سے زیادہ محبوب ہوں۔ تیسرے یہ کہ کفر میں لوٹ جانا ہمیں آگ میں پڑنے سے بھی زیادہ اذیت ناک لگنے لگے۔ اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں مرکزی بات ایک ہی ہے، یعنی یہ کہ ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عزیز ہوں۔

ایک مسلمان سے جو کردار مطلوب ہے، اس کے دو پہلو اس روایت میں نمایاں کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ایمان کے ساتھ غایت درجہ وابستہ ہو۔ اس کے یقین نے اسے ایک نفس مطمئن بنا دیا ہو۔ اس کے دل میں اپنے ایمان کے بارے میں کوئی شائبہ شک راہ نہ پاتا ہو۔ معلوم ہو کہ اس کا ایمان اور وہ ایک ہی شے ہیں۔ ایمان سے محرومی اس کے لیے اس سے زیادہ اذیت ناک لگنے لگے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ یہ چیز اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک وہ مرکزی بات موجود نہ ہو جسے اللہ اور اس کے رسول کے سب سے زیادہ عزیز ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری چیز انسان کا اپنے ماحول سے تعلق ہے۔ یہ تعلق مختلف جہتوں سے وجود میں آتا ہے۔ دوست، کاروبار کے ساتھی، ہمسایے، رشتہ دار، بہن بھائی، والدین اور اولاد کے ساتھ آدمی فطری طور پر وابستہ ہوتا ہے۔ یہ وابستگی کم و بیش بھی ہوتی رہتی ہے۔ عام طور پر اس کا باعث کچھ شکایتیں ہوتی ہیں۔ یہ شکایتیں بالعموم توقعات کے پورا نہ ہونے یا برتاؤ میں فرق پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ یہ کمی بیشی بھی خدا کے تعلق سے وابستہ رہنی چاہیے۔ مراد یہ کہ افراد تعلق کی عنایتیں اور مہربانیاں اور ان کی زیادتیاں اور بے مہریاں، جب تعلق کی کمی بیشی پر اثر انداز ہونے لگیں تو خدا کے ساتھ ہمارا تعلق اس کیفیت کو تبدیل کر دے اور ہمارا فیصلہ وہی ہو جو اس طرح کے مواقع پر ہمارا خدا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے، یہ چیز بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک ہم ہر تعلق سے زیادہ خدا سے تعلق کو اہمیت نہ دیتے ہوں۔

خدا سے سب سے بڑھ کر محبت دین کا تقاضا ہے۔ یہ بات بعینہ قرآن مجید میں بھی بیان ہوئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ میں ہے: **وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ** (اور جو ایمان والے ہیں، وہ اللہ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے والے

(ہیں)۔ سورہ توبہ میں دین سے وابستگی کے ایک تقاضے کو پورا نہ کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ  
وِإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ  
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ  
كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ  
إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي  
سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ  
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ. (۲۴:۹)

”ان سے کہہ دو کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے،  
تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان اور وہ  
مال جو تم نے کمایا ہے، وہ تجارت جس کے مندے کا تم  
کو اندیشہ ہے اور وہ مکانات جو تمہیں پسند ہیں، اگر  
تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد  
سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا  
فیصلہ صادر فرمادے۔ اور اللہ بدعہدوں کو بامراد نہیں

کرتا۔“

اس آیہ کریمہ میں ہر اس چیز کو گن کر نمایاں کیا گیا ہے جو خدا اور اس کے رسول کے ساتھ وابستگی کی راہ میں حاصل  
ہو سکتی ہے اور بات اس نکتے پر ختم کی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اور دین کی نصرت کو ان سب سے بڑھ کر عزیز ہونا  
چاہیے۔ قرآن مجید میں یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اہل ایمان کے دلوں میں ایمان کو کیا  
حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سورہ حجرات میں ارشاد ہے:

وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ  
فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ  
وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّشْدُونَ.

”لیکن اللہ نے تمہارے سامنے ایمان کو محبوب بنایا  
اور اس کو تمہارے دلوں میں کھایا اور کفر و فسق اور  
نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں مبغوض کیا۔ یہی لوگ

(۷:۴۹) راہ راست پانے والے ہیں۔“

اس محبت سے مراد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ سب علائق پر اللہ اور اس کے رسول کے حق کو فائق رکھا جائے اور  
آدمی کسی صورت میں بھی اللہ کی ناراضی کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آدمی کو آپ  
کے اسوہ کی پیروی کرنے والا بنائے تو یہ ایک امتی کی اپنے رسول سے محبت ہے۔ اور اگر اس محبت کا اظہار صرف  
زبان تک محدود ہے تو خطرہ ہے کہ روز قیامت اس محبت کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو۔

متون

امام مسلم نے اس روایت کے تین متن منتخب کیے ہیں۔ یہ تینوں متن ’ثلاث‘ کے لفظ سے شروع ہوئے ہیں۔

لیکن دوسری کتب حدیث میں اس روایت کے ایسے متون بھی روایت ہوئے ہیں جن میں اس روایت کا آغاز مختلف جملوں سے ہوا ہے۔ مثلاً، بعض متون کا آغاز 'من سره أن يجد طعم الإيمان'، بعض کا 'لا يؤمن أحدكم'، بعض کا 'لا يجد أحدكم حلاوة الإيمان' اور بعض کا 'من أحب أن يجد حلاوة الإيمان' کے جملے سے ہوا ہے۔ ایک متن کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات 'ما الإيمان؟' کے جواب میں ارشاد فرمائی تھی۔ جس طرح مسلم کے متون سے معلوم ہوتا ہے کہ 'حلاوة' کی جگہ پر 'طعم' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح بعض روایات میں 'الإيمان' کے بجائے 'الإسلام' اور 'وجد' فعل کے لیے 'ذاق' بھی استعمال ہوا ہے۔ جس ترتیب سے ان روایات میں ایمان کے ثمرات بیان ہوئے ہیں، کچھ متون میں ترتیب مختلف ہے اور بعض میں بعض اجزاء نقل نہیں ہوئے۔ زیر بحث روایات میں 'المرء' کا لفظ آیا ہے۔ کچھ روایات میں اس کی جگہ 'عبد' اور بعض میں 'غیر ذی نسب' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ 'غیر ذی نسب' کے الفاظ راوی کا اپنا فہم ہیں۔ آخری جملے کے اختلافات بھی اسی طرح لفظی نوعیت کے ہیں۔ مثلاً، مسلم ہی کی روایات دیکھ لیں۔ ایک روایت میں 'يلقى' اور دوسری میں 'يقذف' آیا ہے۔ اسی طرح 'يرجع في الكفر' کی جگہ 'يرجع يهوديا ونصرانيا' آیا ہے۔ ایک دوسری کتاب میں آگ کا ذکر قدرے مختلف طریقے سے ہوا ہے۔ روایت کے الفاظ ہیں: 'أن توقد نار عظيمة فيقع فيها أحب إليه من أن يشرك' ان الفاظ میں کفر کی جگہ شرک نے لے لی ہے۔ اسی طرح اس روایت کے فعل 'انقذ' کی جگہ بعض روایات میں 'أنجى' کا فعل بھی نقل ہوا ہے۔ ان متون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کئی اسالیب میں اور مختلف مواقع پر فرمائی تھی۔ مسند الشاميين میں اسی نوع کی ایک گفتگو ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے:

”حضرت ابو زین عقیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: (کیا ایسا نہیں ہوتا کہ) تمہارے علاقوں میں کوئی علاقہ (تم گزرتے ہو تو) روئیدگی سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ پھر تم اس میں سے گزرتے ہو تو سرسبز ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: قیامت میں اٹھنا اسی طرح ہوگا۔ پھر پوچھا: یا رسول اللہ، ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اس بات

عن أبي رزين العقيلي قال: قلت  
يا رسول الله، كيف يحيي الله الموتى؟  
قال: بأرض من أرضك مجدبة، ثم  
مررت بها مخصبة. قال: نعم. قال:  
كذلك النشور. قال: يا رسول الله، ما  
الإيمان؟ قال: تشهد أن لا إله إلا الله  
وأن محمدا عبده ورسوله وأن يكون  
الله ورسوله أحب إليك مما سواهما

وَأَنْ تَحْرَقَ بِالنَّارِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَشْرِكَ  
بِاللَّهِ وَأَنْ تَحِبَّ غَيْرَ ذِي نَسَبٍ تَحِبُّهُ  
إِلَّا لِلَّهِ. فَإِذَا كُنْتَ كَذَلِكَ فَقَدْ دَخَلَ  
حُبُّ الْإِيمَانِ قَلْبَكَ، كَمَا دَخَلَ حُبُّ  
الْمَاءِ قَلْبَ الضَّمَانِ فِي الْيَوْمِ الْقَائِظِ .  
قلت: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ لِي بِأَنْ  
أَعْلَمَ أَنِّي مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: مَا مِنْ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ حَسَنَةً يَرَى أَنَّهَا  
حَسَنَةٌ، وَلَا يَعْمَلُ سَيِّئَةً يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا  
هُوَ مُؤْمِنٌ. (رقم ۶۰۲)

کا برملا اعلان کرے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور یہ  
محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ کہ اللہ اور اس  
کے رسول تمہیں ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ پسند  
ہوں۔ یہ کہ تمہیں آگ سے جلا دیا جائے اس سے  
بہتر لگے کہ تم شرک کرو۔ جب تمہارا حال یہ ہو تو  
(سمجھ لو کہ) ایمان کی محبت تمہارے دل میں داخل ہو  
گئی ہے، ایسے ہی جیسے سخت گرم دن میں پیاسے کے  
دل میں پانی کی محبت داخل ہو جاتی ہے۔ (اگلا سوال  
کیا: میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں یہ جان لوں کہ  
میں مومن ہوں؟ آپ نے فرمایا: اس امت کا کوئی  
آدمی ایسا نہیں ہے جو نیکی کا عمل کرتا ہو اور اسے وہ  
ایک نیکی سمجھتا ہو اور اسی طرح وہ برائی کرتا ہو اور اللہ  
سے اس پر معافی مانگتا ہو، مگر یہ کہ وہ مومن ہو۔“

## کتابیات

بخاری، رقم ۱۶، ۲۱، ۵۶۹۴، ۶۵۴۲۔ مسلم، رقم ۴۳۔ نسائی، رقم ۴۹۸۷، ۴۹۸۸، ۴۹۸۹۔ ترمذی، رقم ۲۶۲۴۔  
ابن ماجہ، رقم ۴۰۳۳۔ احمد، رقم ۷۹۵۴، ۷۹۵۵، ۷۹۵۶، ۷۹۵۷، ۷۹۵۸، ۷۹۵۹، ۷۹۶۰، ۷۹۶۱، ۷۹۶۲، ۷۹۶۳، ۷۹۶۴، ۷۹۶۵، ۷۹۶۶، ۷۹۶۷، ۷۹۶۸، ۷۹۶۹، ۷۹۷۰، ۷۹۷۱، ۷۹۷۲، ۷۹۷۳، ۷۹۷۴، ۷۹۷۵، ۷۹۷۶، ۷۹۷۷، ۷۹۷۸، ۷۹۷۹، ۷۹۸۰، ۷۹۸۱، ۷۹۸۲، ۷۹۸۳، ۷۹۸۴، ۷۹۸۵، ۷۹۸۶، ۷۹۸۷، ۷۹۸۸، ۷۹۸۹، ۷۹۹۰، ۷۹۹۱، ۷۹۹۲، ۷۹۹۳، ۷۹۹۴، ۷۹۹۵، ۷۹۹۶، ۷۹۹۷، ۷۹۹۸، ۷۹۹۹، ۸۰۰۰۔ ابن حبان، رقم ۲۳۷، ۲۳۸۔ حاکم، رقم ۳۱۲، ۳۱۳۔ بیہقی، رقم ۲۰۸۵۲۔ ابویعلیٰ، رقم ۲۸۱۳،  
۳۰۰۰، ۳۱۴۲، ۳۲۵۶، ۳۲۵۹۔ سنن کبریٰ، رقم ۱۱۷۱۸، ۱۱۷۱۹، ۱۱۷۲۰، ۱۱۷۲۱۔ ابن شیبہ، رقم ۶۵، ۳۴۷، ۳۰۳۶۰۔